اُمُّ المؤمنین سیدہ خدِیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے فضائل ومناقب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ حَمْدًا يَلِيقُ بِجَلاَلِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ)[١].

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے حبیب نبیٔ کریم ﷺ کے لئے ایسی بیویوں کا انتخاب فرمایا تھا جن کی قدر و منزلت بہت بلند تھی جنکی شان بڑی عظیم اور جن کے اوصاف و اخلاق انتہائی پاکیزہ تھے آپ ﷺ کی ازواج مُطَہَّرات عفت و پاکدامنی اور فضائل و مناقب میں امتیازی شان رکھتی تھیں باری تعالی نے ان کو

(١) الحديد : ٢٨.

مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرما :(يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ)[1]

اے نبی کی بیویو: تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، آپ ﷺ کی سب سے پہلی بیوی ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں[2] جو ایک معزز شریف النفس مال دار اور پاکباز خاتون تھی وہ "طاہرہ" کے لقب سے مشہور تھیں اللہ نے ان کو حسن صورت اور حسن سیرت دونوں سے نوازا تھا انہوں نے اپنی شرافت اور عقلمندی کے باعث اپنے لئے صادق وامین نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ جیسا شوہر منتخب فرمایا۔ وہ ایک مالدار اور کامیاب تاجرہ تھیں وہ دوسروں کے ساتھ بطور مضاربت تجارت کرتیں اور اپنا تجارتی قافلہ مکہ مکرمہ سے باہر بھیجا کرتی تھیں جب آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی اور آپ کی امانت و دیانت، رائے کی پختگی اور آپ کے اعلی اخلاق کا چرچا ہوا اور اہل مکہ آپ ﷺ کو امین کے لقب سے پکارنے لگے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے پاس ایک قاصد بھیجا آپ کے سامنے تجارت کی پیشکش کی اور اپنا مال دے کر ملک شام کے سفر کی درخواست کی اور دوسروں کے مقابلے میں دوگنا معاوضہ دینے کی پیشکش کی آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمالیا اور امانت و دیانت کے ساتھ بہت کامیاب سفر فرمایا

---

(۱) الأحزاب : ۳۲.

(۲) صحيح مسلم بشرح النووي (۱۵/۱۶۱)، سيرة ابن هشام: (۱/۱۸۹).

اس تجارتی سفر میں معمول سے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا اور تقریباً دوگنا نفع ہوا[۲]

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا آپ کی تاجرانہ حکمت اور امانت و دیانت سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں اور عرض کیا مجھے آپ سے نسبی قربت حاصل ہے عوام میں آپ کی بے انتہا قدر و منزلت ہے نیز آپ کی امانت و دیانت کا چرچا ہے یقیناً آپ میں بے شمار خوبیاں ہیں ان خوبیوں کے باعث میں آپ سے نکاح کی خواہش مند ہوں[۳] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی خواہش اور تجویز کو قبول فرماتے ہوئے ان سے نکاح فرمالیا[۴]

سیدہ خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا عقیدت و محبت رکھنے والو! ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے اپنے مثالی کارناموں سے اپنے گھر کو الفت و محبت سے معمور کردیا اپنے شوہر کی سعادت و نیک بختی اور الفت و مسرت میں اپنا کردار ادا کیا اور زندگی کی ذمہ داریاں اٹھانے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بھرپور پشت پناہی کی وہ اپنی فیملی اور گھر پر اپنا مال خرچ کرتیں جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے مال میں ان کیلئے تجارت کیا کرتے تھے[۵] یہاں تک کہ جب

---

(١) دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني (ص : ١٧٢).

(٢) سيرة ابن هشام :(١/١٨٨).

(٣) سيرة ابن هشام : (١/ ١٨٩) ، وسير أعلام النبلاء: (٣/٤١١).

(٤) سيرة ابن هشام : (١/١٩٠).

(٥) سير أعلام النبلاء : (٣/٤٠٩).

رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال ہوگئی تو باری تعالی نے آپ پر پہلی بار وحی نازل فرمائی اس موقعہ پر آپ کے قلب میں شدید اضطراب پیدا ہوا اور آپ کو اپنی جان پر خوف محسوس ہونے لگا تو آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے دل کو تسلی دی آپ کی ہمت بندھائی اور اپنی حکمت بھری باتوں سے آپ ﷺ کی گھبراہٹ دور کی اور آپ ﷺ کے قلب کو مطمئن کرتے ہوئے عرض کیا: "نہیں نہیں بخدا' اللہ تعالی آپ ﷺ کو ہرگز رسوائی اور مشقت میں مبتلا نہیں کرے گا بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' اہل قرابت سے عمدہ سلوک کرتے ہیں درد مندوں کی دستگیری کرتے ہیں ضرورت مندوں کی مدد فرماتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں [1] بہر حال آپ پر گھبراہٹ اور بے خوابی کی کیفیت طاری رہتی تھی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ ﷺ کی بے چینی اور بے خوابی کی وجہ جاننے میں لگی ہوئی تھیں اسی مقصد کیلئے وہ آپ ﷺ کو لیکر حضرت وَرَقَہ بن نَوفَل کے پاس آئیں آپ ﷺ نے حضرت وَرَقَہ کے سامنے اپنے ساتھ پیش آنے والی ساری کیفیت کو اور اپنے تمام احوال کو تفصیل سے بیان فرمایا [2] انہوں نے ساری کیفیت سننے کے بعد کہا کہ یہ تو نبوت کی علامتیں

---

(١) البخاري : ٣.

(٢) البخاري : ٣.

ہیں اور بشارت دی کہ آپ کو نبوت مل چکی ہے الغرض سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب بیشمار ہیں انہوں نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی نبوت پر یقین کیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کیا[1] سب سے پہلے ان کے گھر میں وحی نازل ہوئی اور سب سے پہلے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی[2]

برادرانِ اسلام ومعزز خواتین! سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخلاق فاضلہ کا پیکر تھیں وہ آپ ﷺ کے ساتھ بے انتہا محبت رکھتی تھیں اور آپ ﷺ کو خوش رکھنے اور زندگی کی ذمہ داریاں اٹھانے میں آپ ﷺ کی مکمل پُشت پناہی کرتی تھیں اسی طرح رحمت عالم ﷺ کو بھی ان سے بہت الفت ومحبت تھی آپ ﷺ نے ان سے اپنی محبت کا اس طرح اظہار فرمایا: «إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا»[3]. مجھے اللہ کی طرف سے ان کی محبت عطا ہوئی ہے ازواج مُطَهَّرات میں کسی اور بیوی سے اللہ نے آپ ﷺ کو اولاد نہیں عطا کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی ان کے بطن سے دو صاحبزادے حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے نیز چاروں صاحبزادیاں سیدہ زینب، سیدہ رُقَیّہ، سیدہ اُمِّ کلثوم اور سیدہ فَاطِمہ رضی اللہ عنہن پیدا

(١) الطبقات الكبرى : (١٣/٨).

(٢) الطبقات الكبرى : (١٤/٨).

(٣) مسلم : ٢٤٣٥.

ہوئیں (۱) جبکہ ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم کی ولادت آپ ﷺ کی باندی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مثالی بیوی اور رحم دل ماں تھیں وہ اپنی اولاد پر جان چھڑکتی تھیں ان کی تعلیم و تربیت کا بہت اہتمام کرتیں تھیں نیز ان کی نیک بختی اور مسرت وشادمانی کی فکر میں رہتیں چنانچہ جب ان کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابو العاص سے ہوا تو اس پُر مسرت موقع پر انہوں نے بیٹی کی عزت افزائی کی اور ان کو ایک حسین اور قیمتی ہار عنایت فرمایا تھا (۲) ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی عقلمند ذی فہم دیندار اور پاکباز خاتون تھیں (۳) انہوں نے اللہ اور رسولُ اللہ کی رضا کیلئے بڑی خوشدلی کے ساتھ اپنا مال نچھاور کردیا اسلام کی راہ میں پیش آنے والی ہر مصیبت پر پورے ایمان واطمئنان کے ساتھ صبر کیا اور اپنے گھر کو جنت بنانے میں ہر طرح کی قربانی پیش کی ان کی قربانی اور نیکی قبول ہوئی باری تعالی جل جلالہ کی طرف سے انہیں سلام کا شَرَف ملا اور ان کو جنت کی بشارت عطا کی گئی چنانچہ ایک بار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبیِ رحمت کیلئے کھانے پینے کا

(۱) الطبقات الكبرى : (۱۲/۸).

(۲) دلائل النبوة للبيهقي : (۱٥٤/۳).

(۳) سير أعلام النبلاء : (٤۰۸/۳).

سامان لیکر جارہی تھیں ان کے پہونچنے سے قبل حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے فرمایا: « هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ»[1]. یارسول اللہ: حضرت خدیجہ آپ کی خدمت میں ابھی پہونچ رہی ہیں ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس مین سالن اور کھانا پینا ہے پس جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو باری تعالی کی طرف سے اور میری طرف سے بھی آپ ان کو سلام کہئے اور ان کو جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دید یجئے جس محل میں نہ کوئی شور وشغب ہوگا اور نہ کوئی تکان اور مشقت ہوگی، یقیناً ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمات اور قربانیاں بہت زیادہ ہیں انہوں اپنے مثالی شوہر کے ساتھ فدائیت اور فنائیت کا مظاہرہ کیا آپ ﷺ کے اضطراب اور وحشت میں مکمل کا ساتھ دیا آپ ﷺ کی ہر مصیبت اور گھبراہٹ دور کرنے کی کوشش کی اور اپنی وسعت کے مطابق آپ ﷺ کی ہر مشکل آسان کی[2] نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں ان کی فضیلت بیان کرتے

---

(١) متفق عليه.

(٢) فتح الباري لابن حجر: (١٣٨/٧).

ہوئے ارشاد فرمایا:« أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ»[1]. جنتی عورتوں میں سب سے افضل، خَدِیجہ بنت خُوَیلد، اور فاطِمہ بنت محمد، اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مُزاحِم اور مریم بنت عمران ہیں

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! سیدالکونین ﷺ اپنی وفاشعار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بے انتہاء تعریف فرمایاکرتے اور ان کے تعاون اور احسانات کا اعتراف فرمایاکرتے چنانچہ ایک بار آپ ﷺ نے ان کے کارناموں کوبیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :« قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ، وَرَزَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ»[2]. وہ میری رسالت پر اس وقت ایمان لائیں جبکہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا تھا اور اس وقت اپنے مال سے میری دلداری کی جبکہ لوگوں نے مجھے محروم کردیا تھا اور اللہ تعالی نے انہیں کے ذریعے مجھے اولاد عطا فرمائی جبکہ کسی دوسری بیوی سے مجھے اولاد نہیں عطا فرمائی، آپ ﷺ کے اس مبارک عمل میں ہمارے

(١) أحمد : ٢٦٦٨.

(٢) أحمد : ٢٤٨٦٤.

لئے بیوی کی قدردانی کا سبق ہے شریعت نے بیوی کو اپنے شوہر کے گھر میں عزت واحترام اور شرافت کی زندگی گذارنے کا حق دیا ہے لہذا شوہر کو اسکی تکریم اور عزت افزائی کرنی چاہیئے اپنی بیوی کے ساتھ الفت و محبت اور قلبی تعلق رکھنا چاہیے بیوی کی زندگی میں بھی اسکی قدر کرنی چاہیئے اور اگر اس کی وفات ہوجائے تب بھی اس کی یاد اوراس کی محبت سے اپنے دل کو معمور رکھنا چاہیے[1] اے کاش ہم لوگوں کو نبیؐ اکرم کی سچی اطاعت کی توفیق مل جائے اور ہم اپنی بیویوں کے ساتھ مکمل وفاداری اور الفت ومحبت کا معاملہ کرنے لگیں اسی طرح ہماری خواتین بھی اُمّہات المؤمنین کی مثالی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں اور اپنے شوہروں کے تئیں فنائیت اور قربانی کی خصلت اپنالیں تاکہ کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رضائے الہٰی کی سعادت سے مالا مال ہوں بلاشبہ میاں بیوی کے درمیان مودت ورحمت کے بیشمار فائدے ہیں دونوں کو سکون وطمانینت اور خوشگوار زندگی حاصل ہوتی ہے اور پوری فیملی خیر وبرکت اور امن وعافیت سے مالامال ہوتی ہے یااللہ یاکریم ہم کو نبیؐ رحمت ﷺ اُمّہات المؤمنین اور تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء کی توفیق عطافرما ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ٭٭٭

---

(١) شرح النووي على مسلم : (١٥/٢٠٢).

فَاللَّهُمَّ وَفِّقنا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)[1].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،

وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

([1]) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَحْمَدُهُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اسلام میں مردوں اور عورتوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں البتہ دونوں کے درمیان ذمہ داریوں کو تقسیم کیا گیا ہے عورت اسلامی معاشرے کا ایک باعزت اور باوقار حصہ ہے مرد و عورت عمل اور ثواب میں برابر ہیں اسی طرح تخلیق میں بھی دونوں یکساں ہیں نبیٔ کریم کا ارشاد ہے: «إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»[1]. عورتیں مردوں ہی جیسی ہیں، اجتماعی اور عملی زندگی میں حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عظیم کارنامے خواتین کیلئے ایک نمونہ ہیں یقیناً وہ ایک وفاشعار بیوی مثالی ماں اور کامیاب تاجرہ تھیں ان کی روشن زندگی سے خواتین کے کردار اور کارناموں کی ضرورت اور اہمیت واضح ہورہی ہے یعنی ایک عورت شرعی حدود میں رہ کر بھی عظیم قربانیاں پیش کرسکتی ہے اسلامی تاریخ میں بہت سی ایسی خواتین گُذری ہیں جنہوں نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علم

---

(١) أبو داود : ٢٣٦ ، والترمذي : ١١٣ .

وعمل کے میدان میں اپنا نام روشن کیا ہے اور علم و تحقیق، فقہ وفتاوی، طب وحکمت اور ادب وشاعری میں قابل قدر کارنامہ انجام دیا ہے ان کے کارناموں کی داستان اسلامی تاریخ میں ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئی ہے۔ ضروری ہیکہ ہم نبئ رحمت ﷺ آپ کی ازواج مطہرات صحابۂ کرام اور سلف صالحین کی سیرت وتاریخ کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں کیونکہ اس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے خیر اور نیکی کی راہ نصیب ہوتی ہے ترقی اور کامیابی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور دین ودنیا کی کامیابی اور ترقی حاصل ہوتی ہے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اله العٰلمین ہمارے معاشرے کے تمام مردوں اور عورتوں کو اپنا کردار اداکرنیکی توفیق عطا فرما اور ان سے خیر اور نیکی کام لے لے ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما اور ہم کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرمادے ***

هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ.

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلِنِعَمِكَ مِنَ الْمُقَدِّرِينَ، وَبِفَضْلِكَ مِنَ الْمُقِرِّينَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ، يَا أَكْرَمَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ

وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.